

# مغربی میڈیا - انسانیت کے خلاف جرائم میں شراکت

اسرائیل کی غزہ پر جاری حملہ آور کارروائی کو مغربی میڈیا اکثر ”جنگ“ کے طور پر پیش کرتا ہے۔ یہ اصطلاح نہ صرف گمراہ کن ہے بلکہ اخلاقی اور قانونی طور پر بھی غلط ہے۔ جنگ کا مطلب دو خود مختار ریاستوں کے درمیان تنازعہ ہوتا ہے۔ تاہم، غزہ کوئی ریاست نہیں ہے۔ یہ ایک گنجان آباد علاقہ ہے جو فوجی قبضے اور محاصرے کے تحت ہے، بغیر کسی فوج، بحریہ یا فضائیہ کے۔ بین الاقوامی قانون کے مطابق، خاص طور پر جنیوا کنونشنز کے ایڈیشنل پروٹوکول I کے آرٹیکل 1(4) کے تحت، قبضے کے تحت رہنے والے لوگوں کو مزاحمت کا حق حاصل ہے۔ اسرائیل جو کچھ کر رہا ہے وہ جنگ نہیں ہے؛ یہ شہری آبادی کے خلاف فوجی آپریشن ہے، جو کہ انسانی قانون کے اصولوں کی بنیادی طور پر خلاف ورزی کرتا ہے۔

## اجتماعی گمشدگی: خاموش کردہ خوف

غزہ میں تباہی تباہ کن سطح تک پہنچ چکی ہے۔ حال ہی میں ہارورڈ کے ایک مطالعے سے پتہ چلا کہ 377,000 سے زائد فلسطینی لاپتہ ہیں، یہ تعداد سرکاری طور پر ہلاک ہونے والوں کی تعداد 62,000 سے چھ گنا زیادہ ہے۔ اسرائیل کے ہر سرحد کو کنٹرول کرنے کے ساتھ۔ بشمول رنج اور بحیرہ روم۔ لوگوں کے پاس بھاگنے کی کوئی جگہ نہیں ہے۔ یہ لاپتہ افراد کو خیال کیا جاتا ہے کہ وہ مر چکے ہیں، اپنے گھروں کے لمبے تارے دبے ہوئے ہیں۔ پھر بھی، بڑے مغربی میڈیا ادارے یا تو اس تباہی کی سطح کو کم رپورٹ کرتے ہیں یا مکمل طور پر نظر انداز کر دیتے ہیں، اس کے بجائے ”درست حملوں“ اور ”ضمنی نقصان“ کی صاف ستھری کہانیوں کو اجاگر کرنے کا انتخاب کرتے ہیں۔

## خاموشی اور بدنامی کا جال

اسرائیل کے اقدامات کو بین الاقوامی لابی اور میڈیا کے اثر و رسوخ کے وسیع نیٹ ورک کی حمایت حاصل ہے۔ دنیا بھر میں ہزاروں اسرائیلی نواز تنظیمیں تنقید کو دبانے کے لیے ذاتی حملوں کے ذریعے کام کرتی ہیں۔ یہودی دشمنی، نازی ہمدردی، یا دہشت گردی کی حمایت کے الزامات باقاعدگی سے ان صحافیوں، ماہرین تعلیم، اور انسانی حقوق کے کارکنوں پر عائد کیے جاتے ہیں جو آواز اٹھاتے ہیں۔

یہ دھمکیاں مغربی مرکزی دھارے کے میڈیا میں شامل طاقتور افراد اور اداروں کے ذریعے بڑھائی جاتی ہیں۔ بی بی سی میں، رانی برگ کو مسلسل اسرائیلی اقدامات کو موافق انداز میں پیش کرنے کے لیے نوٹ کیا گیا ہے۔ دریں اثنا، جرمنی کا ایکسل اسپرنگر میڈیا کنٹرولر، جو غیر قانونی اسرائیلی بستیوں میں جائیداد سے منافع کماتا ہے، کھلے عام اسرائیل نواز ادارتی پالیسیوں کو نافذ کرتا ہے۔ یہ بے ترتیب تعصبات نہیں ہیں۔ یہ منظم، ادارہ جاتی اتحاد کی نمائندگی کرتے ہیں جو صحافتی سچائی سے زیادہ نظریاتی وفاداری کو ترجیح دیتے ہیں۔

## ذمہ داری کو غیر قانونی بنانا

اسرائیلی پروپیگنڈا مشینری بین الاقوامی اداروں کو بھی نشانہ بناتی ہے۔ جینیوا میں قائم ایک این جی او یو این واچ نے اقوام متحدہ، یو این آر ڈبلیو اے، اور بین الاقوامی فوجداری عدالت (آئی سی سی) کو اسرائیلی جنگی جرائم کی تحقیقات کے لیے یہودی دشمنی کا الزام لگا کر بدنام کرنے کی کوششوں کی قیادت کی ہے۔ یہ تنہا بدنامی کی مہمات نہیں ہیں۔ یہ بین الاقوامی نگرانی یا انصاف کی کسی بھی شکل کو غیر قانونی بنانے کی دانستہ حکمت عملی ہیں۔

## غلط معلومات ایک ہتھیار کے طور پر

ڈیجیٹل دائرے میں، #Pallywood اور #TheGazaYouDontSee جیسے ہیش ٹیگز کو شکوک پیدا کرنے اور فلسطینیوں کے تجربات کو مسترد کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ #Pallywood فلسطینیوں پر زخموں اور اموات کو جعلی بنانے کا الزام عائد کرتا ہے، جبکہ #TheGazaYouDontSee قحط اور تباہی کے بصری ثبوتوں کو نسبتاً معمول کی منتخب تصاویر دکھا کر رد کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہ مہمات بے ضرر نہیں ہیں۔ یہ جان بوجھ کر غلط معلومات کی کوششیں ہیں جو عالمی یکجہتی کو کمزور کرنے اور مظالم کو معمول بنانے کے لیے ہیں۔

## اسٹریچر کی نظر

میڈیا کا تشدد کو معمول بنانے میں کردار ایک خوفناک تاریخی مماثلت رکھتا ہے: جو لیتنس اسٹریچر، نازی اخبار ڈیر سٹرم کا ناشر، جسے نیورمبرگ ٹرائلز میں مقدمہ چلا اور سزا سنائی گئی۔ اسٹریچر نے کبھی کسی کو جسمانی طور پر نقصان نہیں پہنچایا، لیکن اس کی نسل پرستانہ نفرت کو بھڑکانے اور پروپیگنڈا کی مسلسل کوششیں انسانیت کے خلاف جرائم کی سزا کے لیے کافی سمجھی گئیں۔

یہ نظیر واضح ہے: الفاظ قتل کر سکتے ہیں، خاص طور پر جب وہ بڑے سیمانے پر تشدد کو جواز پیش کرنے اور قابل بنانے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

## صحافت کے ذریعے شراکت

آج مغربی میڈیا نہ صرف غیر جانبدارانہ رپورٹنگ میں ناکام ہو رہا ہے۔ یہ فعال طور پر شریک ہے ان عوامی بیانیوں کو تشکیل دینے میں جو مقبوضہ لوگوں کی اجتماعی سزا کو جواز پیش کرتے ہیں۔ اس کا نرم زبان کا استعمال، اہم حقائق کا حذف، اور متاثرین کی شیطانی تصویر کشی غلطیوں کا سلسلہ نہیں ہے۔ یہ جاری مظالم کے لیے رضامندی تیار کرنے کے منظم عمل کا حصہ ہے۔

## نتیجہ: ذمہ داری کا مطالبہ

غزہ میں خونریزی خلا میں نہیں ہو رہی۔ یہ ایک عالمی معلوماتی ڈھانچے کے ذریعے ممکن بنائی گئی ہے جو ظلم کو دفاع کے طور پر چھپاتا ہے اور نسل کشی کو پالیسی کے طور پر پیش کرتا ہے۔ مغربی میڈیا کی شراکت کو نہ صرف اخلاقی بلکہ قانونی طور پر بھی جانچنا چاہیے۔ اسٹریچر کیس ثابت کرتا ہے کہ پروپیگنڈا ایک غیر جانبدار عمل نہیں ہے۔ یہ انسانیت کے خلاف جرائم میں شرکت کی ایک شکل ہے۔ اگر دنیا انصاف اور انسانی حقوق کے بارے میں سنجیدہ ہے، تو اسے ان صحافیوں، ایڈیٹرز، اور ایگزیکٹوز تک اپنی جانچ کو وسعت دینی چاہیے جو اس طرح کے جرائم کو غیر مرئی، قابل قبول، یا جائز بنانے میں مدد دیتے ہیں۔